۱۵۶۷۲
۹۱/۲/۶

دارالافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے

1. مولانا احمد علی لاہوری سے منسوب جو متداول ترجمہ مع حواشی شائع ہوتا ہے۔ کیا یہ اکابرین دیوبند کے منہج کے مطابق ہے؟

ان کے ترجمے پر اکابرین دیوبند کی تصدیقات بھی ہیں اور علامہ کشمیری اور حضرت مدنی کی طرف سے لکھی جانے والی سند بھی اشاعت میں منسلک کر دی جاتی تھی۔

علامہ کشمیری کی وفات 1933ء میں ہوئی ہے تو یہ تقریظ اس سے پہلے ہوگی۔

جبکہ 1938ء میں حکیم الامت نے اس تفسیر کو خلاف شرع کہا تھا (امداد الفتاویٰ، ملفوظات حکیم الامت ج25 ص198) اور اگر رجوع کا کہا اور بقول جامع انہوں نے رجوع شائع کر دیا تھا پھر۔

تو ان دوسرے اکابرین نے ان کے رجوع سے پہلے کی اس تفسیر پر تصدیق کیسے لکھ دی (شاید سبب وہ ہو جو کہ زبدۃ الاتقان میں مولانا لاہوری نے خود بیان کی ہے کہ انہوں نے جستہ جستہ مقامات دیکھے تھے، پوری تفسیر نہیں دیکھی تھی واللہ اعلم)

اور آیا یہ متداول ترجمہ اکابرین دیوبند کے منہج کے مطابق ہے؟

Scanned by CamScanner

2. حضرت حکیم الامت نے جب "التصرف فی التفسیر" میں مولانا لاہوری کے ترجمے کے اغلاط کی نشاندہی کی تھی تو کیا مولانا لاہوری نے ان اغلاط سے رجوع کر لیا تھا؟

کیونکہ مولانا بشیر حسین صاحب نے 1378ھ میں مولانا لاہوری کے جو درسی افادات جمع کیے تھے جو کتاب "زبدۃ القرآن" کے نام سے مطبوع ہے۔ اس میں بھی "التصرف فی التفسیر" میں بتائی گئی بعض اغلاط اب بھی ویسے ہی موجود ہیں: عبادات کو انسانی فطرت قرار دینا (ص 265)، نماز، قربانی وغیرہ عبادات کو تصور بالحصر (?) قرار دینا (ص 271) وغیرہ

(اس میں تو صراحت ہے کہ یہ مولانا لاہوری کے ہی درسی افادات ہیں)

(زبدۃ القرآن کی پی ڈی ایف کی لنک:- https://archive.org/download/TOOBAA-ZUBDA-TUL-QURAAN-TAFSEERI-AFADAAT-MOULANA-AHMED-ALI-LAHORI/ZUBDA-TUL-QURAAN-%20TAFSEERI-AFADAAT-MOULANA-AHMED-ALI-LAHORI-.pdf

)

نیز

عام طور پر جو متداول ترجمہ عام طور پر شائع ہوتا ہے اس میں تو "التصرف فی التفسیر" میں بیان اکثر اغلاط موجود ہیں (اس میں مولانا لاہوری کے رجوع وغیرہ کا ذکر نہیں)

3. مذکورہ مضمون میں ہندوستان کے ایک محقق عالم مولانا فخر الاسلام مظاہری صاحب مدظلہ نے بھی اس موضوع پر کچھ گفتگو کی ہے اور کہا ہے کہ اس موضوع پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

ب: ایک اف ض

دار الافتاء

(جواب فرمائیے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱﴾ــــ سوال میں ذکر کردہ باتیں کہ مولانا احمد علی لاہوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ترجمہ اکابر دیوبند کے مسلک کے مطابق ہے یا نہیں؟ ہمارے مطالعہ سے نہیں گزری اس لیے اس سے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا، البتہ چند مواضع کی نشاندہی اور اس کی تفصیل رسالہ "التقصیر فی التفسیر مؤلفہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ" میں موجود ہے اس کی طرف مراجعت کی جائے۔

جہاں تک اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کی تقریظات کی بات ہے تو عام طور تقریظ سرسری مطالعہ سے تاثر کی بناء پر تحریر کردی جاتی ہے۔ مگر وہ اس بات کی دلیل نہیں ہوتی کہ یہ کتاب ہر غلطی سے پاک ہے۔

﴿۲﴾ــــ مولانا احمد علی لاہوری صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان اغلاط سے رجوع کیا تھا یا نہیں، اس کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں ہے، ان کے کسی جانشین سے معلوم کیا جائے۔

نیز موجودہ دور کی اشاعات میں وہ اغلاط اب بھی باقی ہیں یا نہیں، چونکہ اس کی نشاندہی اور تفصیل رسالہ "التقصیر فی التفسیر" میں موجود ہے اس لیے اس کی طرف مراجعت اور اس کے ساتھ موجودہ متداول ترجمے کا مقارنہ کیا جائے تو بات واضح ہو جائے گی۔

﴿۳﴾ــــ اس طرح کی گفتگو یا کسی تحریر کا ہمیں علم نہیں۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالوہاب

عبدالوہاب چار سدوی غفرلہ ولوالدیہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۳/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۴۱ھ

29/ جنوری/ 2020ء

الجواب صحیح

احقر اشرف غفرالله

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۳/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۴۱ھ

29/ جنوری/ 2020ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۴۱ھ

۳۰/ جنوری/ 2020ء

الجواب صحیح

۶-۶-۱۴۴۱ھ

دار الافتاء

مفتی

مفتی

Scanned by CamScanner